اردوصحافت کے فروغ میں غیرمسلم صحافیوں کا رول

از: ڈاکٹر الیاس احمد ،اے،پٹویگر۔ اسسٹنٹ پروفیسر، نہرو ڈگری کالج، ہبلی، کرناٹک

اردو زبان کے ارتقائی سفر میں کثرت میں وحدت کا اندازہ ہوتا ہے، اردو صحافت کے فروغ میں بلاتفریق مذہب و ملت کے افراد نے اپنے تن من اور دھن کا نذرانہ دیتے ہوئے اپنے خون جگر سے آبیاری کی ہے جس سے اردو زبان سیکولر ہے کا ثبوت ملتا ہے۔

اردو زبان کا صحافی و ناشر شروع سے ہی نہ ہندو رہا نہ مسلمان نہ سکھ اور نہ ہی پارسی وہ تو بس فن صحافت کا عاشق اور شیدائی رہا ہے یہی وجہ ہے کہ ا ردو صحافت کو بامعنی اوربا مقصد کا عکاس بنانے میں جتنا حصہ مسلم صحافیوں کا ہے اتنا ہی غیر مسلم صحافیوں کا بھی رہا ہے۔یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ اردو صحافت کاباقاعدہ آغاز ہی غیر مسلم صحافی سے ہوا ہے۔آج جدیددنیامیناردو صحافت کا سفر پرنٹ اور الکٹرانک میڈیا کے ذریعے بہت آگے بڑھ گیاہے ۔

صحافت خبر ہے اطلاع ہے جانکاری ہے ، صحافت وہ مواد ہے جو دن بھر کے واقعات کو تحریر ،آواز اور تصویر میں سموکر انسان کی اس خواہش کی تکمیل کرتا ہے جس کے تحت وہ ہر نئی بات جاننے کے لئے بے چین رہتا ہے۔

صحافت نہ صرف اطلاع دیتی ہے بلکہ رائے عامہ ہموار کرتی ہے یہ معاشرے کی تربیت کرتے ہوئے عوام کے حقوق کی حفاظت بھی کرتی ہے۔ لفظ صحافت عربی زبان کے لفظ ـ’’ صحف ‘‘سے ماخوذ ہے صحف : صحیفہ کی جمع ہے اور اس کے معنی صفحہ ، کتاب یا رسالے کے ہیں۔ جدید عربی میں صحیفہ بمعنی جریدہ اور اخبار بھی ہے ۔ عبدالسلام خورشید نے اپنی کتاب ـــ’’فن صحافت ‘‘میں لکھتے ہیں

‘‘ ـــــصحیفے سے مراد ایسا مواد جو مقررہ وقفے کے بعد شائع ہوتا ہے چنانچہ تمام رسائل و اخبارات صحیفے ہیں’’

میتھو آرنلڈنے صحافت کو ’’جلدی میں لکھا گیا ادب‘‘ کہا ہے۔صحافت کی بڑھتی اہمیت کودیکھ کر آج دنیا بھر میں اسے مملکت کے چوتھے ستون کے امتیازی لقب سے موسوم کیا گیاہے ۔دنیا میں صحافت کی تاریخ طباعت کی ایجاد سے بہت پہلے شروع ہوجاتی ہے، ہندوستان میں بھی چھاپے خانے سے پہلے خبر رسائی کے مختلف طریقے تھے ۔ ہر راجہ اور بادشاہ کے پاس خبر رسائی کا کوئی نہ کوئی نظام ضرور ہوتا تھا اس کے نمونے مغل عہد کے کئی سو قلمی اخبارات لندن کی رائل ایشیاٹک سوسا ئٹی کی لابریری میں آج بھی محفوظ ہیں۔بقول محمد عتیق صدیقی ۔۔

حضرت مسیح سے کوئی 750 برس پہلے رومن راج میں روزانہ ایک قلمی خبر ’’جاری کیا جاتا تھا جس میں سرکاری اور جنگ کی خبریں ہوتی تھیں نام

‘‘

(ہندوستانی اخبار نویسی کمپنی کے عہد میں ۔ ۱۹۵۷ ۔ ص۔ ۱۹)

دنیامیںچھاپے خانے کی ایجاد کے بعد پہلا مطبوعہ خبرنامہ 1609میں جرمنی سے جاری ہوا اس کے بعد برطانیہ ، فرانس اور امریکہ سے بھی جاری ہوئے ۔ ہندوستان میں مطبوعہ اخبار کا آغاز ’’ہکی گزٹ ‘‘سے ہوا ۔ 1835میں چارلس شکاف گورنر جنرل کے عہد میں پریس کو آزادی ملی جس کی وجہ سے ہندی کے علاوہ بڑی تعداد میں اردو اخبارات بھی جاری ہوئے ، اردو اخبارات شروع سے ہی بے باک اور نہایت آزاد خیال رہے جس کی وجہ سے ہندوستانی عوام کے دلوں میں انقلاب کی چنگاری بھڑک اٹھی جس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے گورنر جنرل لارڈ کینگ نے بھی کہا تھا ۔

دیسی اخباروں نے خبریں شائع کرنے کی آڑ میں ہندوستانی باشندوں’’

‘‘ کے دلوں میںدلیرانہ حد تک بغاوت کے جذبات پیدا کردئے

ہندوستان میں اکثر اردو اخبارات کے مالکان و قارئین کے بارے میں ڈاکٹر طاہر مسعود کا یہ خیال ہے کہ

سے 1900تک شائع ہونے والے تقریبا 72 اردو اخبارات مینسے 47 اخبارات کے مالک غیر مسلم اورتقریبا60 فی صد تک قارائین بھی 1822 ’’ غیر مسلم تھے،یہ اعداد و شمار اس بات کا ثبوت ہے کہ اردو صحافت کسی ایک مذہب یا ایک علاقے کی ملکیت یا میراث

(نہیں تھی‘‘ (اردو صحافت ۱۹ ویں صدی میں ۔ایجوکیشنل بک ہاوس دہلی ۔ص ۸۱

سے آج تک بے شمار غیر مسلم صحافیوں نے اردو و اخبارات و رسائل جاری کئے یہاں صرف چندندہ صحافیونکا تذکرہ کیا جارہا 1822 ہے جو اس بات کا غماز ہے کہ کس طرح غیر مسلم نے بھی اردو صحافت کے فروغ میں تاریخ ساز خدمات انجام دی ہے۔

جام جہاںنما '' اردو کا اولین مطبوعہ اخبار ہے جو 27مارچ 1822کو کلکتہ سے جاری ہوا اسکے ایڈیٹر منشی سدا سکھ مرزاپوری اور '' مالک ہری ہردت تھے اس اخبار میں مذہبی ، معاشرتی ،سیاسی خبروں کے علاوہ جدید علوم و فنون سے متعلق مضامین شائع ہوتے تھے۔ ایسٹ انڈیا کمپنی سے اردو زبان کواہمیت ملنے کے بعد اردو کے بے شمار اخبارات رسائل شروع ہوئے۔ 1838میں مرزاپور سے '' خیر خواہ ہند ''رسالہ مدیر آرسی ماتھر نے جاری کیا تھا اس رسالہ کا مقصد ہندوستان میں عیسائی مذہب کو عام کرنا تھا ۔ 1840میں پریم نارائن دھرم نے اندور سے '' مالوہ اخبار ''جاری کیا ۔

اردو والوں میں مغربی علوم وفنون کا ذوق عام کرنے اور انسانی شعور کو پیدا کرنے کی غرض سے 23مارچ 1845 کو ماسٹر رام چندر نے قدیم دلی کالج سے'' فوائد الناظرین ''خبار شروع کیا جو پندرہ سال باتصویر شائع ہوا۔ رام چندر سائنس اور ریاضیات میں ماہرتھے انہوں نے درس وتدریس اور تصنیف وتالیف کے ذریعے اردو کی بیش بہا خدمات انجام دی۔

میں شائستہ ذوق ، غیر معمولی صلاحیت اور استعداد کے مالک دھرم نارائن بھاسکر نے قدیم دلی کالج سے ہفت روزہ اخبار 1845 '' قرآن السعد ین ''جاری کیا۔ 1847میں شہر لکھنو سے پہلا اخبار لال جی نے ''لکھنو اخبار '' کے نام سے جاری کیا ، لال جی اردو وہندی کے ماہر تعلیم تھے انہوں نے اپنے اخبار کے ذریعے لوگوں میں سماجی ،تعلیمی اور سیاسی بیداری لانے کی کوشش کی ۔ ۱۸۵۷ میں میرٹھ شہر سے ''جام جمشید ''جاری ہوا اسکی ادارت کی ذمہ داری بابو شیوچندر ناتھ پر تھی اس اخبار میں میرٹھ کی سیاسی صورت حال کی خبروں کے علاوہ دیگر شہروں کی خبریں بھی شائع ہوتی تھیں۔ اسی عہد میں شہر بنارس سے نکلنے والا اخبار'' سدھاکر ''کی ادارت پنڈت رتن ایشور تیواری نے سنبھالی اور اسے خوب فروغ دیا اس اخبارمینعلاقائی ک خبروں کے ساتھ ملکی خبریں شائع ہوتی تھیں۔ دلی سے شائع ہونے والا اخبار ''فوائدالشائقین ''کے ایڈیٹر پربھودیال تھے اس اخبار کی سب سے بڑی خاصیت یہ تھی کہ اس میں گورنمنٹ گزٹ کا اردو ترجمہ شائع ہوتا تھا۔

بنارس سے شائع ہونے والا رسالہ'' مراۃالعلوم ''کی ادارت کی ذمہ داری ہربنسی لال نے سنبھالی تھی اس کے مالک بابو بھیروپرشاد تھے اس اخبار میں زیادہ تر اصلاحی اور مذہبی مضامین شائع ہوتے تھےبنارس شہر کے ''باغ و بہار ''کے ایڈیٹر بابو کیدار ناتھ گھوش تھے جو اردو اور ہندی زبان میں مہارت رکھتے تھے اس اخبار میں مقامی ، مذہبی اور معاشرتی خبریں شائع ہوتی تھیں ۔ 1850 میں آگرہ سے ایک ادبی گلدستہ ''معیار الشعراء '' جاری ہوا جس کے ایڈیٹر بنسی دھر تھے یہ صاحب اردو زبان کے بہت بڑے شیدائی تھے۔ 1852میںایک طرف منشی ہر سکھ رائے کی ادارت میں ـــــ''کوہ نورـ''اخبار جاری ہو اجو اردو اور فارسی رسم الخظ میں پنجاب لاہور سے جاری ہونے والا پہلا اخبار تھاتودوسری طرف بنارس سے ''آفتاب ہند''کے نام سے بابو کاشی داس متر نے بھی ایک اخبار جاری کیا ۔معاصر اخبارات میں یہ اخبار بہتر طرز تحریر کا حامل اور ذی اثر اخبار تھا۔ 1854میں بنارس سے ایک اور اخبار'' بنارس گزٹ ''شائع ہوا جس کی ادارت کی ذمہ داری گووند رگھوناتھ نے سنبھالی تھی اوراپنی منفرد کوششوں سے اس اخبار کو ایک معیار ی اخبار بنایا۔

میں شہر لکھنو سے ''سحرسامری'' کے نام سے اخبار شائع ہوا جس کے مدیر رگھوبیر پرساد تھے یہ اخبار اس دور 1856 مینبہت مشہورتھا اس میں سیاسی، سماجی،معاشی اور ادبی خبرینومضامین شائع ہوتے تھے۔ 1856میں ایڈیٹر بینی پرساد نے'' اعجاز لکھنو ''منظرعام پر لایا جس میں سیاسی خبرونکے علاوہ اصلاحی موضوعات اورشعر وشاعری پر بھی بے شمارمضامین شائع ہوتے تھے۔

ملک کی آزادی کی تایخ اردو اخبارات و رسائل کے تذکرے کے بغیر ادھوری ہے 1857 کی پہلی جنگ آزادی سے لیکر حصول آزادی 1947تک اردو صحافت کی گراں اور سنہرے خدمات کو کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا ۔ اردو صحافت نے ہندوستان میں نہ صرف انقلاب کی بنیاد ڈالی بلکہ خود کو ملک وقوم کی بھلائی و ترقی کے لئے اپنے آپ کو وقف کردیا ۔ تاریخ گواہ ہے تحریک آزادی اور اصلاح معاشرے میں بے شمار اردو صحافی ، اخبارات اور رسائل نے قابل تعریف رول ادا کیا ہے۔ تحریک آزادی کو ہرشہراور ہرگھر تک پہنچانے میناس وقت کی صحافت کا اہم رول رہا ہے ہندوستانی صحافت میں کئی زبانیں شامل تھینمگر اردو زبان اس میں سر فہرست رہی اردو صحافت نے نہ صرف برطانوی مظالم اور بے جا قوانین کے خلاف آواز بلند کی بلکہ غلامی کی زنجیروں کو توڑنے اور ہندوستانیوں میں حب الوطنی کا جذبہ بیدار کرنے میں اہم رول ادا کیا ہے۔

منشی نول کشور نے لکھنو میں مطبع نول کشور قائم کر کے اپنی ہی ادارت میں 26نومبر 1858کو اردو کا مشہور اخبار ''اودھ اخبار'' نکالا یہ شمالی ہندوستان میناپنی نو عیت کا پہلا اردو اخبار تھا کئی دشواریوں کے باوجود بھی جس کی تعداد اشاعت ہزاروں میں تھی جو اس عہد کے لئے ایک معجزے سے کم نہ تھایہ اخبار شمالی ہند کے ساتھ مغربی ایشیا ء برما اور انگلینڈ میں بھی دستیاب ہوتاتھا ، اس کے نامہ نگار ہندوستان کے علاوہ دنیا کے دیگر مشہور ممالک میں بھی تھے ۔ منشی جی کااہم مقصد عام مغربی اثرات سے ہندوستانی تہذیب و تمدن کو محفوظ کرنا تھا۔

میں ڈاکٹر مکند لال نے آگرہ سے ما ہنامہ ''تاریخ بغاوت ہند ''کے نام سے جاری کیااس میں جنگ آزادی کے متعلق بے باک 1859 خبریں ہوتی تھیں۔ 1860میں منشی ایودھیا پرشاد نے اجمیر سے ''خیرخداخلق'': ہفت روزہ اخبار جاری کیا اس میں جب ہندوستانیوں کو اسلحہ سے

محروم کیا گیا اور زبردستی تبدیلی مذہب کاکام شروع ہوا تواس کے خلاف اور انگریزوں کے خلاف آواز بلند کی گئی نتیجہ میں حکومت وقت نے منشی پرشاد پر مقدمہ چلایا۔ 1861 میں گنیش لال نے میرٹھ سے اخبار ''جلوئہ طور'' جاری کر کے سماجی واقتصادی خبروں کے علاوہ سیاسی اور جنگ آزادی کی بے باک خبریں شائع کرتے رہے ۔

بہار کا اردو کا قدیم اخبار ''اخبار الاخبار''بھی بابو اجودھیا پرشاد نے 1868کو مطبع چشمہ نور مظفر پور سے جاری کیا یہ اخبار سرسید کی تحریک سے متعلق تھا اس طرح ملک کی تعلیمی بیداری میں اہم رول ادا کیا۔ 1871میں پنڈت قلندر رام نے لاہور سے'' اخبار عام '' جاری کیا ۔ پنڈت کی کوششوں سے اخبار کو کافی شہرت حاصل ہوئی موصوف نے اس مینعام لوگوں کے عام مسائل پر روشنی ڈالتے ہوئے عام لوگوں کی ترجمانی کا حق ادا کیا ۔ 1871 میں بابو دینا ناتھ نے پنجاب سے ''ہندوستان ''کے نام سے اخبار شائع کیا اس میں مقامی خبریوں کے ساتھ ساتھ ملکی کی معاشی خبریں بھی شائع ہوتی تھیں یہ اپنے علاقے کا بہت بڑا خبارتھا اور کافی شہرت کا حامل بھی تھا۔

1878 میں حیدرآباد سے نارائن رائو نے'' آصف الاخبار'' شائع کیا اس اخبار اور مدیر کے خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے نصرالدین ہاشمی لکھتے ہیں

''یہ امر خصوصیت سے قابل ذکرہے کہ حیدرآباد کا پہلا ہفتہ وار اردو اخبارجاری کرنے والے ایک ہندو بزرگ تھے ۔''

5 مارچ 1884کو پادری کریون صاحب نے لکھنو سے ''رفیق نسواں ''جاری کیا اس اخبار کے بارے میں امداد صابری لکھتے ہیں

''لکھنو سے جاری ہوتا تھا عیسائی مشنریوں کی طرف سے عورتوں کے لئے جاری کیا گیا تھا

یہ اخبار بارہ صفحات پر نکلتا تھا اور اس کے بانی پادری کریون صاحب تھے ،غرباء کو

مفت دیا جاتا تھااور عام آدمیوں سے ایک پیسہ فی پرچہ لیا جاتاتھا''

(تاریخ اردو صحافت ۔ امداد صباری ۔ صفحہ۔)

یکم جنوری1885کو بابو رام کرشن جوش نے رتلام مدھیہ پردیش سے ''گلدستہ ''شائع کیا ۔15 اگست 1885کو پنڈت جگر موہن نے اندور چھاونی سے '' نالہ دل سوز '' اوربابو راج اندرسنگھ نے سیالکوٹ سے ''لوکل خالصہ گزٹ ''جاری کیا بعد میں اسی اخبارکو سردار امر سنگھ نے ''شیر پنجاب '' کے نام سے جاری رکھا۔ 1903 میں مدیر منشی دیا نارائن نگم نے دہلی سے ماہنامہ ''زمانہ'' اور1907میں شانتی نارائن بھٹناگر نے الہ آباد سے باغیانہ رجحان کا حامل ہفت روزہ اخبار ''سوراجیہ '' جاری کیا اس میں انگریزوں کے خلاف کھلے عام مضامین شائع ہوتے تھے۔ 1910میں منشی نوبت رائے نے الہ آباد سے ماہنامہ'' ادیب''اور 11 جون 1911کو سردار امر سنگھ نے لاہور سے ہفت روزہ ''لائل گزٹ ''کو منظر عام لایا اس اخبار کو مہاراجہ پٹیالہ کی مالی امداد اور اخلاقی حمایت حاصل تھی ۔ قیام جامعہ عثمانیہ ۱۹۱۷ کے بعد جن اردواخبارات نے حیدرآباد میں اہم رول ادا کئے ان میں جانکی پرساد کا ''پیام امن''دیوشاستری کا آمان اور ٹھاکر امراوسنگھ کا'' آزاد حیدر آباد ''کے نام قابل ذکر ہیں ان اخبارات مینبھی انگریزوں کے خلاف آواز بلند کی گئی تھی۔

1919 میں برج نارائن چکبست نے لکھنوء سے ماہنامہ'' صبح امید''شروع کیا۔ قیام پاکستان سے پہلے پنجاب میں اردو صحافت کا آغاز لاہور سے ہوا۔ ۱۹ویں صدی کے آخر میں لاہور سے ''۔ اخبار عام ''جاری ہوا جس کے مالک پنڈت مکند رام اور ایڈیٹر پنڈت گوپی ناتھ تھے اس اخبار سے لوگوں میں اخبار پڑ ھنے کا شوق پیدا ہوا ۔ مہاتماگاندھی نے دہلی میں جس دن ستیہ گرہ شروع کیا تھا اسی دن 30 مارچ 1919کو مہاشہ ر ادھا کرشن نے جو مہاشہ کرشن کے نام سے مشہور تھے وزیر آباد سے روزنامہ ''پرتاب ''جاری کیا اور 11 ا پریل 1919کو اس اخبار پر سینسر بٹھادیا گیا جب 13 اپریل 1919کو جلیان والہ باغ کا سانحہ ہوا اور مہاشہ کرشن کی گرفتار ہوئی تو اخبار پرتاب بھی بند ہوگیا ۔ 1920 میں لالہ لاجپت رائے نے لاہور سے ''وندے ماترم''جاری کر کے لوگوں میں حب الوطنی پیدا کرنے کی کوشش کی۔ 1921 میں لالہ شیام لال کپور نے لاہور سے ''لیکیریں'' اور کیسری شائع کر کے اردو صحافت کے فروغ میں اہم رول ادا کیا ہے ۔ مہا شہ خوشحال چند نے 13اپریل 1923کو ''روزنامہ ملاپ '' اوردہلی سے ایڈیٹر دیش بند ھو گپتا نے ''تیج '' اخبار شروع کیا۔

جموں و کشمیر میں صحافت کا باقاعدہ آغاز 1924مینہوا۔ 20مئی 1924کو لالہ ملک راج صراف نے جموں سے پہلا اخبار'' رنبیر '' منظر عام پر لایا اس اخبار سے پہلے مہاراجہ رنبیر سنگھ کے عہد میں اردو کتابوں کی طباعت کے لئے بدیابلاس نام کا چھاپہ خانہ قائم تھا اس سے منسلک بدیابلاس نام ہی کا ایک سرکاری گزٹ شائع ہوتا تھا جسے بعض لوگ ریاست کا پہلا اخبار مانتے تھے اس کا اشارہ کرتے ہوئے محمد یوسف ٹینگ لکھتے ہیں

'' ریاست میں اردو کا پہلا اخبار بدیابلاس 1882 میں شائع ہوا یہ اخبار ریاست میں صحافت کی شمع روشن

'' کرنے کی پہلی دیاسلائی تھی جس نے بعد میں سیکڑوں چراغ جلادئے۔

(آجکل اردو نمبر 1973ص ۸۰)

1925 میں مادھو سنگھ نے جالندھر سے اردو ''اخبار پنجاب'' جاری کیا توحکم چند شرما نے 1927 میں کلکتہ سے'' دینک بازار سماچار'' جاری کر کے کلکتہ میں اردو صحافت کے فروغ میںاہم رول ادا کیا۔ شیونارائن بھٹناگر دہلوی نے 1928میں دہلی سے''وطن'' 1934میں کلکتہ سے مہا بیر سنگھ نے ''ٹیلی گرام '' راج نرائن نے 1936میں لاہور سے بھیشم اور 1940میں گوالیار سے پروفیسر نارائن پرشاد نے ماہنامہ'' تان سین ''شروع کیا تھا ۔لالہ جگت نارائن پاکستان سے ہجرت کر کے جالندھر آئے اور 4 مئی 1948کو ''ہند سماچار''شروع کیا ارادے کے پکے تھے پنجاب میں جاری دہشت گردی کی مخالف کی جس کی وجہ سے 1981میں ان کا قتل کردیا گیا، آزاد ہندوستان میں لالہ جی اردو کے پہلے شہید صحافی کہے جاسکتے ہیں

1949 میں وشوناتھ درد 1961 ، میںدہلی سیمدیر پرکاش پنڈت نے ماہنامہ ''شاہراہ '' تو گوپال متل نے 1953میں ماہنامہ تحریک ، نے ماہنامہ ''تخلیق '' 1960میں بلراج ورما نے'' ماہنامہ تناظر ''اسی سال میں بلراج مین را نے'' ماہنامہ شعور'' شروع کیااسکے بعد 1962میں پرکاش پنڈت نے ''ماہنامہ فنکار : 1971میں کمارپاشی نے ''ماہنامہ سطور اور1991میں نند کشورورما نے ''عالمی ادب'' شروع کیا ۔

سمجوپرسادنے 1994 میں مظفرپور سے ''خبریں بھارت '' تو ڈاکٹر رام لکھن ورما نے1994میں بنارس سے'' حالت وطن'' جاری کیا اسی طرح 1996میں دہلی سے دیش راج مضطر نے ''ہمارا مقصد ''شروع کیا۔ ہماچل پردیش میں اردو صحافت کی تاریخ بہت مختصر ہے یہاں روزنامے کم ہفت روزہ اخبارات شائع ہو رہے ہیں ان میں پنڈت برہمانند کا روز نامہ ''کیلاش ''روپ سنگھ پھول کا ''سندیش ''اور کرشن کمار طور کا ''سرسبز ''قابل ذکر ہیں

اردو زبان کی اہمیت و بڑھتی مقبولیت کو دیکھتے ہوئے آزادی کے بعد ہندوستان کی مرکزی اور مختلف ریاستوں کی حکومتیں بھی اردوزبان وادب کے فروغ کے لئے اپنے اپنے اکیڈمیذ کے ذریعے اردو اخبارات ورسائل شائع کر ر ہی ہیں ۔ 1970کے بعد دنیا میں صحافت کی بڑتی مقبولیت کو دیکھتے ہوئے غیر ملکی اداروں نے بھی اردوداں طبقے تک اپنی بات پہنچانے کے لئے رسائل کا سہارا لیااس میں اولیت کا شرف سابق سوویت یونین کو حاصل رہاہے۔70 کی دہائی میں متحدہ سوویت یونین کی راجدھانی ماسکو سے اردو کا ''سوویت یونین ''پھر ''سوویت لینڈ ''رسالے جارے ہوئے یہ کئی سال تک اردو دنیا میں شائع ہوتے رہے جیسے ہی متحدہ ریاست سوویت یونین کا شیرازہ بکھرہ ان کی اشاعت بھی بند ہو گئی۔ ہندوستان سے امریکہ کا رشتہ بھی بہت قدیم رہا ہے ، امریکی حکومت نے اردو رسالہ '' اسپین ''جاری کیا اس میں تعلیم،تدریس اور ویزا سے متعلق معلومات رہتی اوربرطانوی حکومت نے بھی 2005میں برٹش ہائی کمیشن کے زریعہ اردو رسالہ ''برٹش جائزہ ''شروع کیا اس کا مقصد اردو قارئین تک برطانیہ کی خبروں و دیگر معلومات کو فراہم کرنا تھا فی الحال اس کی اشاعت بند ہے غیر ملکی اداروں سے شائع ہونے والے رسائل دراصل سفیر اردو کی حیثیت رکھتے ہیں۔

آج دنیا سائنسی اعتبار سے بہت ترقی یافتہ ہوئی ہے ۔ انٹرنیٹ ، جدید آلات و سہولیات اور معلومات کی آسانی سے ایک وسیع دنیا گلوبل ولیج بنی ہے اسی طرح سائنسی ترقی کا پورا اثر اردو صحافت پر بھی دیکھائی دیتا ہے۔ آج کے مسابقتی دور میں غیر اردو داں کارپوریٹ سیکٹر کی آمد سے اردو صحافت کی دنیا میںبھی انقلابی تبدیلی آئی ہے ، یہ تبدیلی مختلف سطحوں پر دیکھی اور محسوس کی جاسکتی ہے ۔سہارا گروپ گذستہ 12سالوں سے اردو اخبار نکال رہا ہے اردو راشٹریہ سہارا کو یہ اعزاز ہے کہ وہ ایک ساتھ گیارہ شہروں سے شائع ہونے والا ہندوستان کا پہلا اور دنیا کا سب سے بڑا اردو روزنامہ ہے۔ مشہور صنعت کا ر کمل مرارکا نے ہندی ہفت روزہ ''چوتھی دنیا'' کو اردو میں شائع کررہا ہے ۔ کلکتہ کے ایک تاریخی اخبار روز نامہ ''آزاد ہند ''کو ایک غیر اردوادارہ شاردا گروپ آف پبلی کیشنز نے خریدہ اور اہتمام کے ساتھ شائع کر رہا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ بڑے تجارتی گھرانوں کے ذریعے اردو اخبارات نکالنے سے ہندوستان میںاردو صحافت کا افق بہت وسیع ہوا ہے ۔ روزنامہ انقلاب ممبئی کو ہندی اخبار دینک جاگرن نے اور اردو ٹائمز کو دینک بھاسکر نے خرید ہ ہے آج کل دونوں اخبارات بہ اہتمام شائع بھی ہورہے ہیں اور یہ بھی دیکھا جا رہا ہے کہ : دی سنڈے انڈین کوایک نئے انداز سے شائع کر نے میں مالک اروند چودھری بھی پیچھے نہیں ہیں۔

آج ٹی وی اور انٹرنیٹ کا زمانہ ہے ہندوستان اوردنیا کے کئی ممالک کے اردو ٹی وی چینلس نہ صرف اردو خبریں بلکہ ثقافتی پروگرامس پیش کر کے ارد و کی مقبولیت اور صحافت کے میدان میں ایک نیا انقلاب لایا۔ انگلینڈ مینپرائم ٹی وی، وینس ٹی وی، دیکھو ٹی وی اور بی بی سی اردو شروع کرنے کا اعزازبھی ڈاکٹر رامو راجی رائو کو جاتا ہے ۔ etv چینلس کے مالک غیر مسلم ہیں ۔ہندوستان کا سب سے پہلا اردو ٹی وی چینل ہندوستان میناس وقت تقریبا دس سے زائد اردو ٹی وی چینلس مثلا ذی سلام ، ڈی ڈی ،سہارا اردو وغیرہ اردوادب و صحافت کے میدان میں بہترین خدمات انجام دے رہے ہیں۔ آج نہ صرف آل انڈیا ریڈیو بلکہ دنیا کے ہر بڑے ملک سے مثلا جاپان ، لندن، جرمنی، امریکہ ،آسٹرلیااور شری لنکا وغیرہ کے ریڈیو اور یف یم چینلس سے روزانہ اردو خبریں اورادبی و ثقافتی پروگرام نشر ہورہے ہیں۔

اس طرح اردو صحافت کے فروغ مینروزاول سے پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے غیر مسلم صحافی، اخبارات و رسائل کے ناشر و مالکان کی گراں خدمات کا ذکرتاریخ ادب اردو میں سنہرے حرفونمیں لکھا گیاہے۔